



## سوال

(15) آگ سے پناہ

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

((اللهم اجزنی من النار)) کی تحقیق مطلوب ہے؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

((اللهم اجزنی من النار)) یہ دعاء جس سند سے مروی ہے آپ نے وہ تو لکھی ہے اور وہ واقعتاً سنن ابی داؤد میں ہے لیکن اس سے پہلے اس دعا کے متعلق جو حدیث سنن ابی داؤد میں ہے وہ آپ نے نہیں لکھی۔ اس کی سند اس طرح ہے۔

((حدثنا اسحاق بن ابرہیم البونصر الدمشقی نا محمد بن شعيب اخبرني ابو سعيد الفسطيني عبد الرحمن بن حسان عن الحارث بن مسلم انه اخبره عن ابيه مسلم بن الحارث التميمي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم الحديث))

یعنی صحابی کا صحیح نام مسلم بن الحارث ہے اور ان کے فرزند کا نام حارث ہے کتب الرجال سے معلوم ہوتا ہے کہ امام بخاری، امام ابو حاتم الرازی، امام ابو زرہ الرازی، امام ترمذی، ابن قانع رحمہم اللہ وغیرہ من امہ الحدیث نے اسی کو ترجیح دی ہے نہ کہ مسلم بن الحارث بن مسلم عن ابیہ کو اور میزان وغیرہ میں امام دارقطنی نے جسے مجہول کہا ہے وہ مسلم بن الحارث بن مسلم ہے نہ کہ حارث بن مسلم ابن الحارث التمیمی اور امام ابن ابی حاتم الجرح والتعدیل میں اس حارث بن مسلم بن الحارث کے متعلق اپنے والد ابو حاتم الرازی سے نقل کرتے ہی کہ انہوں نے فرمایا کہ حارث بن مسلم تابعی ہے لیکن اس پر کوئی جرح نہیں فرمائی اور نہ ہی مجہول کہا ہے اور کسی امام نے بھی اسے مجہول نہیں کہا۔

لہذا امام ابو حاتم الرازی جیسے تشدد کی طرف سے اسے تابعی کہنا بتاتا ہے کہ کم از کم معروف راوی ہے اور اسی حارث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب التاریخ الکبیر میں بھی ذکر کیا ہے اس میں بھی ترجیح اسی کو دی ہے کہ حارث بن مسلم بن الحارث ہی راجح ہے لیکن امام صاحب نے بھی ان پر کوئی جرح نہیں فرمائی۔

لہذا احقر العباد راقم الحروف کے خیال میں یہ سند کم از کم حسن ہونی چاہئے یہی وجہ ہے کہ امام نسائی کی کتاب "عمل الیوم واللیلیۃ" کے محقق محشی نے بھی لکھا ہے کہ یہ حدیث ان شاء اللہ حسن ہے۔ مزید تحقیق فی الحال ہمارے علم میں نہیں۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب



مجلس البحث والدراسات  
محدث فتویٰ

## فتاویٰ راشدیہ

صفحہ نمبر 108

محدث فتویٰ